46868 ـ متعدد قسموں کی بنا پر کفارے بھی کئی ایك ہونگے

سوال

میں والدہ ہوں اور اپنے بچوں پر بہت زیادہ قسمیں اٹھاتی ہوں اور بعض اوقات ان میں سے کچھ پوری نہیں کرتی، کیا میں ایك قسم کا کفارہ ادا کروں یا مجھے کیا کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

قسم اٹھانے میں زیادتی سے کام نہیں لینا چاہیے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور آپ ہر بہت زیادہ قسمیں اٹھانے والے ذلیل انسان کی بات نہ مانیں القلم (10).

اس آیت میں زیادہ قسمیں کھانے والے شخص کی مذمت کی طرف اشارہ ہے، لہذا آپ اللہ تعالی کی تعظیم اور اپنی قسم کی حفاظت کرتے ہوئے زیادہ قسمیں نہ اٹھایا کریں.

اور یہ علم میں رکھیں کہ ہر چھوٹی اور بڑی چیز میں قسم اٹھانے سے لوگوں کے ہاں قسم کی قیمت اور اہمیت گر جاتی ہے، اور اس کے باعث جھوٹی قسم سے بھی بچنا مشکل ہو جاتا ہے، جو کہ اللہ تعالی کی تعظیم کے بھی منافی ہے.

آپ نے جو قسمیں اٹھائی ہیں ان میں دو چیزوں کا احتمال ہے:

اول:

اگر تو قسم سے آپ کا مقصد وہ قسمیں ہیں جو آپ نے اٹھائی ہیں: یعنی منعقد شدہ قسموں کا قصد ہے تو آپ کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے، اور منعقدہ قسم وہ ہے جو کسی انسان سے مستقبل کے کسی امر پر اٹھائی ہو کہ وہ ایسا کرے گا یا نہیں کرے گا.

دوم:

آپ کا مقصد قسم نہ ہو، تو یہ لغو قسم میں شمار ہوتی ہے، اور علماء کرام لغو قسم کی تحدید میں کئی ایك اقوال رکھتے ہیں: اور اقرب ترین قول یہ ہے کہ لغو قسم مندرجہ ذیل اشیاء پر مشتمل ہوتی ہے:

1 ـ کلام کرنے والے شخص کی زبان پر بغیر کسی قصد اور ارادہ کے جاری ہونے والی قسم: مثلا کوئی شخص اپنی

کلام کے دوران یہ کہتا ہے، نہیں اللہ کی قسم میں نہیں جاؤنگا، کیوں نہیں اللہ کی قسم ضرور جاؤنگا، یہ قول شافعیہ اور حنابلہ کا ہے.

2 ۔ اس نے جو قسم اٹھائی ہے اس کے بارہ میں گمان کرتا ہے وہ سچا ہے، لیکن اس کے خلاف ظاہر ہو جاتا ہے، جیسا کہ حنابلہ اس کی طرف گئے ہیں.

3 ۔ شیخ الاسلام نے لغو قسم کے ساتھ یہ ملحق کیا ہے کہ: جب قسم اٹھانے والے کا اعتقاد ہو کہ جس پر قسم اٹھائی جا رہی ہے وہ مخالفت نہیں کرے گا تو وہ اس کی مخالفت کردے.

اور اسی طرح اگر وہ کسی دوسرے پر عزت و اکرام کی غرض سے نہ کہ لازم کرنے کی غرض سے قسم اٹھائے کہ وہ ضروری کرے گا تو اس صورت میں اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی.

ان کا کہنا ہے کہ: کیونکہ یہ امر کی طرح ہے، اور جب امر سے عزت و اکرام سمجھا جائے تو امر واجب نہیں ہوتا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو صف میں کھڑا ہونے کا حکم دیا لیکن وہ کھڑے نہیں ہوئے.

دیکھیں: مجموع الرسائل الفقهية للشيخ خالد المشيح (234).

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر اگر تو آپ کی ساری یا بعض قسمیں منعقدہ تھیں تو آپ کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے، اور کیا آپ کے ذمہ ایک کفارہ آئے یا کئی ایک کفارے ہیں ؟

یہ جس چیز پر قسم اٹھائی گئی ہے اس کے اعتبار سے ہو گا اگر تو جس چیز کی قسم اٹھائی گئی وہ ایک ہی ہے تو کفارہ بھی ایک ہی ہو گا، اور اگر آپ نے کئی ایک امور پر قسم اٹھائی ہے، مثلا آپ نے کہا کہ: اللہ کی قسم میں آج نہیں کھاونگی، اللہ کی قسم میں آج نہیں پیئوں گی، اللہ کی قسم میں آج سفر نہیں کرونگی، اگر آپ نے اسے کر لیا تو ہر معاملہ میں آپ کے ذمہ ایک کفارہ لازم آتا ہے، اگر آپ نے کھا لیا اور پی لیا اور سفر کر لیا تو آپ کے ذمہ تین کفارے ہونگے.

اور اگر آپ نے کئی ایک اشیاء پر ایک ہی قسم اٹھائی مثلا آپ نے یہ کہا کہ: اللہ کی قسم نہ تو میں کھاؤنگی نہ پئیونگی، اور نہ سفر کرونگی، تو ان امور میں سے ایک یا سب کام کرنے پر ایک ہی کفارہ لازم آئے گا.

دیکھیں: مجموع الرسائل الفقهية خالد المشيقح (266).

لیکن اگر آپ کی ساری یا بعض قسمیں لغو ہوں تو جمہور علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ لغو قسم کا کوئی کفارہ نہیں ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی لغو قسموں میں تمہارا مؤاخذہ نہیں کرتا البقرۃ (225).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (45676) اور (34730) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .